یہ کتاب پہلے کی مطبوعہ ہے اور ۱۹۷۶ء سے دفتر کے انبارِ کتب میں پڑی رہی۔
میں نے اسے پڑھا تو بہت متاثر ہوا۔ سیکولر ادبی فضا کے لحاظ سے بہت سے "غیر شاعرانہ" موضوعات پر مؤثر شاعری کی گئی ہے۔ مثلاً علاوہ اس کے کہ خدا کی حمد و مناجات اور سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۂ اخلاص کا منظوم ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ توحید کی تجلیاں بھی خوب نکھاری گئی ہیں۔ مثلاً یہ مصرع: "ہمارا فقط ہے خدا غوثِ اعظم"۔ ص ۳۹ سے ۶۸ تک تذکرۂ رسالتمآبؐ ہے۔ اس نعتیہ حصے میں بھی شاعری کے قلم نے بڑی گلفشانیاں کی ہیں۔ مثلاً یہ مصرع: "تو عظمتِ انسان کا نگہبان نظر آیا"۔
پھر "اصحابی کالنجوم" اور "ان الدین عند اللہ الاسلام" کے باب میں ایمان پرور نظمیں ہیں۔ آخری حصہ "ارضِ پاک" کے زیرِ عنوان ہے، جس میں پاکستان کے ظہور، اس کے واقعاتِ ماضی اور مستقبل کے عزائم کا بیان ہے۔ آخری نظم ارادے کا ایک شعر ؎

جو شمعیں ہو گئیں خاموش طوفانِ حوادث سے
انہیں دل کے لہو سے پھر فروزاں کر کے چھوڑیں گے

حافظ ظہور صاحب کے اس مجموعے ہی کو نہیں، ان کے مجموعی فن کو اسلامی ادبیات میں عزت کا مقام ملنا چاہیے۔
طباعتی معیار رائج الوقت سطح سے کم تر ہے۔

معروضاتِ اظہر محمد اظہر ربال۔ ناشر: بزم شہید برادران ربال، سب پوسٹ آفس سیگل آباد، تحصیل چکوال ضلع جہلم۔ صفحات ۱۱۰۔ قیمت ۱۲/ روپے۔
شاعر اور اس کی کتاب کا تعلق تعلیمی لحاظ سے ایک پسماندہ ضلع کے ایک گاؤں سے ہے۔ میرے گاؤں کا پڑوسی گاؤں ہے۔ چوہدری محمد خان اظہر صاحب ایمان و شعور ہیں اور دلِ دردمند رکھتے ہیں وہ دو شہید بیٹوں (ضمیر و طارق منہاس) کے والد ہونے کے اعزاز سے بہرہ مند ہیں۔ دین کی محبت، ملت کے غم اور وطن کے درد نے مل جل کر ان کی شاعرانہ صلاحیتوں کو جِلا دی ہے۔ انہی جذبات کا شاعرانہ اظہار اس مجموعۂ کلام میں ہے۔ افسوس ہے کہ تفصیلی تبصرہ ممکن نہیں۔ شاعر نے صدرِ پاکستان تک سے بہ خراجِ تحسین وصول کر لیا کہ "یہ نظمیں واقعی قومی فلاح و اصلاح کے درد میں ڈوب کر لکھی گئی ہیں"۔ دراصل کتاب پر ایک طویل نظم وطن کی پکار حاوی ہے، جس میں تاریخی حوادث کے بیان کے